

أبو الأعلى



تَفْسِيرُ سُورَةِ

الْحَدِيدِ

٥٧



أبو الأعلى



تَفْسِيرُ سُورَةِ

الْحَكْدِيدِ

٥٧



دیباچہ

نام آیت ۲۵ کے فقرے وَأَنْزَلْنَا الْحَدِيدَ سے ماخوذ ہے۔
زمانہ نزول یہ بالاتفاق مدنی سورۃ ہے اور اس کے مضامین پر غور کرنے سے محسوس ہوتا ہے کہ غالباً یہ جنگ اُحُد اور صلح حدیبیہ کے درمیان کسی زمانے میں نازل ہوئی ہے۔ وہی زمانہ تھا جب مدینہ کی مختصر سی اسلامی ریاست کو ہر طرف سے کفار نے اپنے زرعے میں بے رکھا تھا اور سخت بے سرو سامانی کی حالت میں اہل ایمان کی مٹھی بھر جماعت پورے عرب کی طاقت کا مقابلہ کر رہی تھی۔ اس حالت میں اسلام کو اپنے پیروں سے صرف جانی قربانی ہی درکار نہ تھی بلکہ مالی قربانی بھی درکار تھی، اور اس سورۃ میں اسی قربانی کے لیے پُر زور اپیل کی گئی ہے۔ اس قیاس کو آیت ۱۰ مزید تقویت پہنچاتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کی جماعت کو خطاب کر کے فرمایا ہے کہ فتح کے بعد جو لوگ اپنے مال خرچ کریں گے اور خدا کی راہ میں جنگ کریں گے وہ اُن لوگوں کے برابر کبھی نہیں ہو سکتے جو فتح سے پہلے جان و مال کی قربانیاں دیں۔ اور اسی کی تائید حضرت انسؓ کی وہ روایت کرتی ہے جسے ابن مردودئی نے نقل کیا ہے۔ وہ آیت اَلْعُيَاَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ تَخْشَعُ قُلُوْبُهُمْ لِرَبِّهِمْ اَللّٰهِ کے متعلق فرماتے ہیں کہ نزولِ قرآن کے آغاز سے ۱۷ برس بعد

اہل ایمان کو جھنجھوڑنے والی یہ آیت نازل ہوئی۔ اس حساب سے اس کا زمانہ نزول ۳۷ھ اور ۳۸ھ کے درمیان قرار پاتا ہے۔

موضوع اور مضمون | اس کا موضوع اتفاق فی سبیل اللہ کی تلقین ہے۔ اسلام کی تاریخ کے اُس نازک ترین دور میں، جبکہ عرب کی جاہلیت سے اسلام کا فیصلہ کن معرکہ برپا تھا، یہ سورۃ اس غرض کے لیے نازل فرمائی گئی تھی کہ مسلمانوں کو خاص طور پر مالی قربانیوں کے لیے آمادہ کیا جائے اور یہ بات اُن کے ذہن نشین کرائی جائے کہ ایمان محض زبانی اقرار اور کچھ ظاہری اعمال کا نام نہیں ہے بلکہ اللہ اور اس کے دین کے لیے غلطیوں کی اصل روح اور حقیقت ہے۔ جو شخص اس روح سے خالی ہو اور خدا اور اس کے دین کے مقابلہ میں اپنی جان و مال اور مفاد کو عزیز تر رکھے اس کا اقرار ایمان کھوکھلا ہے جس کی کوئی قدر و قیمت خدا کے ہاں نہیں ہے۔

اس مقصد کے لیے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی صفات بیان کی گئی ہیں تاکہ سامعین کو اچھی طرح یہ احساس ہو جائے کہ کس عظیم ہستی کی طرف سے اُن کو مخاطب کیا جا رہا ہے۔ اس کے بعد حسب ذیل مضامین سلسلہ وار ارشاد ہوئے ہیں :

— ایمان کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ آدمی راہِ خدا میں مال صرف کرنے سے پہلو تہی نہ کرے۔ ایسا کرنا صرف ایمان ہی کے منافی نہیں ہے بلکہ حقیقت کے اعتبار سے بھی غلط ہے۔ کیونکہ یہ مال دراصل خدا ہی کا مال ہے جس پر تم کو خلیفہ کی حیثیت سے تصرف کے اختیارات دیے گئے ہیں۔ کل یہی مال دوسروں کے پاس تھا، آج تمہارے پاس ہے، اور کل کسی اور کے پاس چلا جائے گا۔ آخر کار اسے خدا ہی کے پاس رہ جاتا ہے جو کائنات کی ہر چیز

کا وارث ہے۔ تمہارے کام اس مال کا کوئی حصہ اگر آسکتا ہے تو صرف وہ جسے تم اپنے زمانہ تصرف میں خدا کے کام پر لگا دو۔

— خدا کی راہ میں جان و مال کی قربانی دینا اگرچہ ہر حال میں قابل قدر ہے، مگر ان قربانیوں کی قدر و قیمت مواقع کی نزاکت کے لحاظ سے متعین ہوتی ہے۔ ایک موقع وہ ہوتا ہے جب کفر کی طاقت بڑی زبردست ہو اور ہر وقت یہ خطرہ ہو کہ کہیں اسلام اس کے مقابلہ میں مغلوب نہ ہو جائے۔ دوسرا موقع وہ ہوتا ہے جب کفر و اسلام کی کشمکش میں اسلام کی طاقت کا پڑا بھاری ہو جائے اور اہل ایمان کو دشمنانِ حق کے مقابلہ میں فتح نصیب ہو رہی ہو۔ یہ دونوں حالتیں اپنی اہمیت کے لحاظ سے یکساں نہیں ہیں اس لیے جو قربانیاں ان مختلف حالتوں میں دی جائیں وہ بھی اپنی قیمت میں برابر نہیں ہیں۔ جو لوگ اسلام کے ضعف کی حالت میں اُس کو سر بلند کرنے کے لیے جانیں لڑائیں اور مال صرف کریں اُن کے درجہ کو وہ لوگ نہیں پہنچ سکتے جو اسلام کے غلبہ کی حالت میں اُس کو مزید فروغ دینے کے لیے جان و مال قربان کریں۔

— راہِ حق میں جو مال بھی صرف کیا جائے وہ اللہ کے ذمے قرض ہے، اور اللہ اسے نہ صرف یہ کہ کئی گنا بڑھا چڑھا کر واپس دے گا بلکہ اپنی طرف سے مزید اجر بھی عنایت فرمائے گا۔

— آخرت میں نورِ اہل ایمان کو نصیب ہوگا جنہوں نے راہِ خدا میں اپنا مال خرچ کیا ہو۔ رہے وہ منافق جو دنیا میں اپنے ہی مفاد کو دیکھتے رہے اور جنہیں اس بات کی کوئی پروا نہیں رہی کہ حق غالب ہوتا ہے یا باطل، وہ خواہ دنیا کی اس زندگی میں مومنوں کے ساتھ ملے بٹے رہے ہوں،

مگر آخرت میں ان کو مومنوں سے الگ کر دیا جائے گا، نور سے وہ محروم ہوں گے اور ان کا حشر کافروں کے ساتھ ہوگا۔

— مسلمانوں کو ان اہل کتاب کی طرح نہ ہو جانا چاہیئے جن کی عمریں دنیا پرستی میں بیت گئی ہیں اور جن کے دل زمانہ دراز کی غفلتوں سے پتھر ہو گئے ہیں۔ وہ مومن ہی کیا جس کا دل خدا کے ذکر سے نہ پگھلے اور اس کے ناتواں کردہ حق کے آگے نہ جھکے۔

— اللہ کے نزدیک صدیق اور شہید صرف وہ اہل ایمان ہیں جو اپنا مال کسی جذبہ ریا کے بغیر صدقِ دل سے اس کی راہ میں صرف کرتے ہیں۔ — دنیا کی زندگی محض چند روز کی بہار اور ایک متاعِ غرور ہے۔ یہاں کا کھیل کود، یہاں کی دلچسپیاں، یہاں کی آرائش و زیبائش، یہاں کی بڑائیوں پر خیر، اور یہاں کا دھن دولت، جس میں لوگ ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی کوششیں کرتے ہیں، سب کچھ ناپائیدار ہے۔ اس کی مثال اُس کھیتی کی سی ہے جو پہلے سرسبز ہوتی ہے، پھر زرد پڑ جاتی ہے اور آخر کار بھس بن کر رہ جاتی ہے۔ پائیدار زندگی دراصل آخرت کی زندگی ہے جہاں بڑے نتائج نکلنے والے ہیں۔ تمہیں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کرنی ہے تو یہ کوشش جنت کی طرف دوڑنے میں صرف کر دو۔

— دنیا میں راحت اور مصیبت جو بھی آتی ہے اللہ کے پہلے سے لکھے ہوئے فیصلے کے مطابق آتی ہے۔ مومن کا کردار یہ ہونا چاہیئے کہ مصیبت آئے تو ہمت نہ ہاری بیٹھے، اور راحت آئے تو اتر نہ جائے۔ یہ تو ایک منافق اور کافر کا کردار ہے کہ اللہ اس کو نعمت بخشے تو وہ اپنی